Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | ہفتہ ۱۵، ذیقعدہ ۱۴۱۰ھ ۹، احسان ہش ۱۳۶۹، ۹، جون ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۲۹

عجز کا مضمون عارف باللہ سے سیکھیں

"عجز کی راہ کہنے کو تو آسان لفظ ہے مگر اسے پہچاننا مشکل کام ہے اور امر واقعہ یہ ہے جب تک ایک عارف باللہ عاجز سے عجز کا مضمون نہ سیکھا جائے اس وقت تک انسان کو یہ راہ نصیب نہیں ہو سکتی۔ مختلف راہوں میں جو سب سے بنیادی راہ ہے وہ عجز کی ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ۔ الفضل ۱۶ ر مئی ۱۹۹۰ء صہ ۲ کالم ۱)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانہ کے پیرزادوں اور فقیروں کے عجیب عجیب حالات لکھے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ افسوس ہے بڑی ابتری پھیل گئی ہے۔ کیونکہ یہ فقیر جو اس زمانہ میں پائے جاتے ہیں وہ فقیر اللہ نہیں ہیں بلکہ فقیر الخلق ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے ہر حرکت و سکون، لباس، خورونوش اور کلام میں حکمتِ عمل کرتے ہیں۔ مثلاً کپڑوں کے لئے وہ دیکھتے ہیں کہ اگر ہم عام غریبوں کی طرح گزی گاڑھے کے کپڑے پہنیں تو وہ عزت نہ ہوگی جو امراء سے توقع کی جاتی ہے وہ ہم کو کم حیثیت اور ادنیٰ درجہ کے لوگ سمجھیں گے۔ لیکن اگر اعلیٰ درجہ کے کپڑے پہنتے ہیں تو پھر وہ ہم کو کامل دنیادار سمجھ کر توجہ نہ کریں گے اور دنیادار ہی قرار دیں گے۔ اس لئے اس میں یہ حکمت نکال لی کہ کپڑے تو اعلیٰ درجہ کے اور قیمتی اور باریک لے لئے لیکن ان کو رنگ دے لیا جو فقیری کے لباس کا امتیاز ہو گئے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صہ ۷۷)

"دیکھو موسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے مامور کرنا چاہا اور فرعون کی طرف ہدایت اور تبلیغ کی خاطر بھیجنے کی بشارت دی تو انہوں نے عذر شروع کر دیا کہ میں نے اُن کا ایک خون کیا ہوا ہے۔ بھائیؑ کو بھیج دیا جاوے۔ یہ کیا بات تھی؟ یہ ایک قسم کا استغناء اور اہلِ عالم سے الگ رہنے کی زندگی کو پسند کرنا تھا۔ یہی استغناء ہر مامور اور مرسل کو ہوتا ہے اور وہ اس تنہائی کی زندگی کو بہت پسند کرتا ہے اور یہی ان کے اخلاص کا نشان ہوتا ہے۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ ان کو اپنے لئے منتخب کرتا ہے کیونکہ وہ ان کے دل پر نظر کر کے خوب دیکھ لیتا ہے کہ اس میں غیر کی طرف قطعاً توجہ نہیں ہوتی اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور تعمیلِ امر ہی کو اپنی زندگی اور حیات کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صہ ۷۸-۷۹)

اپنے رب سے راضی رہنا پڑے گا

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"کہتے ہیں کہ لاہور میں ایک نیم مجذوب دیوانہ سا آدمی اپنے خیالات میں مست پھرا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے بڑی خوشی کا اظہار کیا کہ آج بہت مزہ آیا۔ کسی نے پوچھا کس بات کا مزہ آیا۔ اُس نے کہا مزہ یہ ہے کہ میں نے اللہ کو خوب بتا دیا ہے اور صاف کہہ دیا ہے کہ مجھے تیری دنیا پسند نہیں آئی۔ اور یہ کہہ کر دل ہی دل میں موجیں لوٹ رہا تھا کہ دیکھو میں نے خدا کو کیسی بات کہہ دی کہ مجھے تیری دنیا پسند نہیں آئی۔ دوسرے تیسرے دن اس کو دیکھا گیا کہ سر نیچے کیا ہوا ہے، غم میں ڈوبا ہوا ہے اور بے چارے کا بُرا حال ہے تو اسی پوچھنے والے نے پوچھا کہ بابا! آپ دو چار دن پہلے تو بڑے خوش تھے، اب آپ کو کیا ہو گیا، اتنے اُداس کیوں ہیں؟ انہوں نے کہا جواب آگیا ہے اور جواب یہ آیا ہے کہ پھر جس کی دنیا پسند آئی ہے وہاں چلے جاؤ۔ خدا کے سوا دنیا ہی کسی کی نہیں۔ اس لئے پسند کرو یا ناپسند کرو، طوعاً و کرہاً تمہیں اپنے رب سے راضی رہنا پڑے گا اور لازماً تم اسی کے حضور پہنچو گے۔ ایسی کوئی جگہ نہیں ہے کہ تم کسی ملک کا بارڈر کراس کر کے اس سے بچ جاؤ۔ تم خواہ کسی رنگ کو اختیار کرو، کسی بھیس کو تبدیل کر لو، تم نے ہر حال میں بالآخر اپنے رب کے حضور حاضر ہونا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ جنوری ۱۹۸۳ء)

بچے قوم کی امانت ہیں۔ ان کی حفاظت ہمارا فرض ہے۔

میں نے کوئی مباہلہ نہیں کیا
طاہر القادری

○ پاکستان عوامی تحریک کے چیئرمین جناب طاہر القادری نے اپنے گھر پر ہونے والی فائرنگ کی تحقیقاتی عدالت کے سامنے اپنے بیان پر جرح کے دوران کہا۔ "میں نے قادیانیوں کے خلاف کوئی کتاب نہیں لکھی۔ اور نہ ہی کوئی مباہلہ کیا تھا۔ بلکہ اس کی جگہ ختم نبوت کانفرنس ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ .... میں کسی مسلک کو کافر کہنے کے خلاف ہوں۔"

روزنامہ جنگ لاہور ۵ر جون ۱۹۹۰ء صہ ۸ کالم ۸

فیصل آباد میں پولیس کی فوری مدد کیلئے

۱۲ پر فون کریں

فیصل آباد کے ٹیلی فون کے محکمہ نے پولیس کی ایمرجنسی مدد حاصل کرنے کے لئے ایک نیا ٹیلی فون نمبر دیا ہے۔ پولیس کی فوری مدد حاصل کرنے والے ٹیلی فون نمبر ۱۲ ڈائل کریں تو ان کا رابطہ فوری طور پر پولیس کنٹرول روم سے ہو جائے گا۔

یہ بات مسٹر خالد حبیب ڈائریکٹر ٹیلی گرافس نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتائی۔

(ڈان - ۶ جون ۱۹۹۰ء صہ ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۹ر احسان ۱۳۶۹ ہش ۹ر جون ۱۹۹۰ء

ایمان اور یقین

ایمان تو یہ ہے کہ مان لیا کہ فلاں چیز یا فلاں بات اس طرح ہے لیکن یقین اس بات کا نام ہے کہ اس کی کیفیت اور ماہیت کو پوری طرح جان لیا اور اس کے ہر پہلو کو پوری طرح پرکھ کر سمجھ لیا کہ وہ کیا ہے، اس کا عمل کیا ہے اور اس کے نتائج کیسے ہیں ۔ اور یہ وہ بات ہے جو ایمان کو پختہ کرتی ہے ۔ دراصل پختہ ایمان ہی کو ایمان کہا جائے تو ایمان اپنی حقیقت کو پہنچتا ہے ۔ ورنہ تو یہ صرف جان لینے والی بات ہے جو عام طور پر علم کے باوجود کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرتی ۔ کتنے ہی لوگ دنیا میں ایسے ہیں کہ خدا تعالےٰ کی ہستی پر ایمان رکھتے ہیں اور ایک لمحہ کے لئے بھی یہ تصوّر کرنے کے لئے تیار نہیں کہ شائد کوئی خدا موجود نہ ہو لیکن چونکہ ان کا ایمان یقین کی بھٹی میں سے نہیں گذرا ہوتا اس لئے خدا تعالےٰ کی ہستی پر ایمان نہ انہیں نیکیوں کی طرف مائل کرتا ہے نہ گناہوں سے روکتا ہے ۔ اگر وہ خدا کے عقیدے کو جان کر اور پرکھ کر اس پر ایمان لائیں تو ان کی زندگی کا ہر لمحہ نیکی کا لباس اوڑھ لے اور گناہ ان کے پاس بھی نہ پھٹکے ۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"یہ بالکل سچ ہے کہ جس قدر اللہ تعالےٰ کی ہستی پر ایمان ہوگا اسی قدر اللہ تعالےٰ سے محبت اور خوف ہوگا ورنہ غفلت کے ایام میں جرائم پر دلیر ہو جائے گا اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی عظمت اور جبروت کا رعب اور خوف ہی دو ایسی چیزیں ہیں جن سے گناہ جل جاتے ہیں اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ انسان جن اشیاء سے ڈرتا ہے پرہیز کرتا ہے ۔ مثلاً جانتا ہے کہ آگ جلا دیتی ہے اس لئے آگ میں ہاتھ نہیں ڈالتا یا مثلاً اگر یہ علم ہو کہ فلاں جگہ سانپ ہے تو اس راستہ سے نہیں گذرے گا ۔ اسی طرح اگر اس کو یہ یقین ہو جاوے کہ گناہ کا زہر اس کو ہلاک کر دیتا ہے اور اللہ تعالےٰ کی عظمت سے ڈرے اور اس کو یقین ہو کہ وہ گناہ کو ناپسند کرتا ہے اور گناہ پر سخت سزا دیتا ہے تو اس کو گناہ پر دلیری اور جرأت نہ ہو"

اس وقت پاکستان کے مختلف علاقوں میں جو ظلم و تشدد ہو رہا ہے، وہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ لوگ خدا کو پہچانتے نہیں ۔ اس پر ایمان نہیں رکھتے اور اس کی ہستی کا انہیں یقین نہیں ہے ۔

جھوٹ سے گندی نہ کر اپنی زباں
جھوٹ ہے یکسر وبالِ قلب و جاں
جھوٹ کھا جائے گا تیری روح کو
اس سے لگ جائیں گی سَو بیماریاں

ابوالاقبال

ماضی بھی ہے میرا اپنا حال بھی میرا اپنا ہے
وقت اگر ہے مال تو پھر یہ مال بھی میرا اپنا ہے

ہونے اور نہ ہونے سے کچھ فرق نہیں پڑتا مجھکو
رُوح کا جال ہے جسم تو پھر یہ جال بھی میرا اپنا ہے

میری فطرت میں نوری اور ناری عنصر ملتے ہیں
ہر ایک گراوٹ میری ہے اقبال بھی میرا اپنا ہے

لمحہ لمحہ ٹک ٹک سُن کر کاٹ رہا ہوں روز و شب
وقت شماری والا یہ گھڑیال بھی میرا اپنا ہے

ہستی کو مَیں نیست بنا کر آپ بکھرتا رہتا ہوں
گرنے والا گھر اور یہ بھونچال بھی میرا اپنا ہے

مَیں جس چال اور حال کے بارے پوچھ رہا ہوں لوگوں سے
وہ چال بھی میری اپنی ہے وہ حال بھی میرا اپنا ہے

مَیں جس قیدِ تنہائی میں مجبور بھی ہوں مسرور بھی ہوں
وہ جال بھی میرا اپنا ہے جنجال بھی میرا اپنا ہے

مَیں صبح و شام وفا کی باتیں کر کے پیار بڑھاتا ہوں
اس سال کو اَمن کا سال کہو تو سال بھی میرا اپنا ہے

ہر چیز نسیم آوازیں دے کر اپنے پاس بلاتی ہے
یہ کھیت بھی میرے اپنے ہیں یہ کال بھی میرا اپنا ہے

نسیم سیفی

نادار اور یتیم بچوّں کی تعلیم کیلئے شعبہ امداد طلبہ کیلئے عطایا

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے مستحق "نادار اور یتیم طلبہ و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں ۔ یہ شعبہ مشروط بآمد کے طور پر ہے اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں جماعت کے صاحبِ حیثیت اور مخیّر احباب سے گذارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہِ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں ۔

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون، سین

جان بچانے والی دوائیں

آج کل تو ویدیں میں جان بچانے والی دواؤں کے ٹیکے ساری دنیا میں لگائے جا رہے ہیں۔ لیکن آج سے دو تین صدیاں قبل اس بات کا کسی کو علم نہیں تھا کہ ایسا بھی کیا جا سکتا ہے۔ سترھویں صدی میں پہلے پہل جانوروں پر یہ تجربہ کیا گیا اور کافی دیر تک تجربہ کرتے رہنے کے بعد یہ بات وثوق سے کہی جانے لگی کہ انسانی جان بچانے کیلئے بھی وریدوں میں بعض دواؤں کے ٹیکے لگائے جا سکتے ہیں۔ پاکستان اب تک یہ دوائیں بیرونی ممالک سے درآمد کرتا تھا۔ لیکن اب یہ دوائیں بلوچستان میں حب کے علاقے میں تیار کی جائینگی۔ سب سے پہلے شاہین فاؤنڈیشن (پاکستان ائر فورس) نے ۱۹۸۵ء میں اس خیال کا اظہار کیا تھا لیکن حقیقتاً ۱۹۸۷ء میں اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سویڈن جرمنی اور امریکہ سے رابطہ کیا گیا۔ جرمنی اور امریکہ کے دوائیں بنانے کے طریق روایتی تھے جبکہ سویڈن نے جو منصوبہ پیش کیا وہ خاصا ترقی یافتہ تھا۔ چنانچہ سویڈن کی ایک نجی سیکٹر کی فرم سے یہ معاہدہ طے پا گیا کہ بلوچستان میں سوے (SWE) پاک فارماسیٹیکل کمپنی کا قیام کیا جائے۔ ۱۹۸۶ء کے اپریل میں یہ بات طے پائی اور ۱۹۸۷ء کے جون میں اس کمپنی کو کام کرنے کا سرٹیفکیٹ دیا گیا۔ ان دواؤں کے پاکستان میں تیار ہونے پر بہت سا زرِ مبادلہ بچ سکے گا۔ جو فیکٹری حب انڈسٹریل اسٹیٹ پر قائم کی گئی ہے اس کا رقبہ ۴ ایکڑ ہے فوری طور پر اس رقبے میں سے ایک ایکڑ کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ لیکن جیسے جیسے کام ترقی کرے گا۔ اور ضرورت بڑھے گی زمین کا باقی حصّہ بھی کام میں لایا جا سکے گا۔ اس وقت جو دوائیں تیار کی جائینگی ان کی ۴ لاکھ بوتلیں (ایک ہزار ایم۔ ایل) ۳۰۰ دنوں میں تیار کی جا سکیں گی۔ اور یہ کام دو شفٹوں میں ہوگا۔ جہاں تک بوتلوں کی تیاری کا سوال ہے اسے تھوڑے ہی عرصے میں ۸۰ لاکھ سالانہ تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ اور اس اضافے کے لئے بہت کم رقم درکار ہو گی۔ کیونکہ مشینری تو پہلے ہی لگ چکی ہے۔ اور بوتلیں بنانے کے تمام مراحل بھی موجود ہیں۔ صرف دوائی کو مزید مقدار میں تیار کرنا ہو گا۔ وزیرِ اعلیٰ بلوچستان نواب محمد اکبر خان بگتی نے اس فارماسیٹیکل کمپنی کی تنصیبات کا افتتاح کیا۔

محمد اکبر خان بگتی، وزیرِ اعلیٰ بلوچستان نے گذشتہ روز صنعت کاروں سے اپیل کی کہ وہ بلوچستان میں صنعت کاری کر کے اس حصّے کو ملک کے باقی حصّوں کے برابر بنانے کی کوشش کریں۔ آپ سوے پاک فارماسیٹیکل کارخانے کا افتتاح کر رہے تھے یہ کارخانہ پاکستان اور سویڈن کی ایک نجی سیکٹر کی فرم کے تعاون سے شاہین فاؤنڈیشن (پی۔ اے۔ الیف) کے زیرِ اہتمام بلوچستان کے حب صنعت کاری کے علاقے میں لگایا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ بلوچستان تمام صنعت کاروں کو ہر ممکن آسانی مہیا کرنے کیلئے تیار ہے۔ سوے پاک (SWE PAK) فارماسیٹیکل پلانٹ جان بچانے والے ٹیکے تیار کرنے کیلئے لگایا گیا ہے۔ اب تک یہ ٹیکے بیرونی ممالک سے حاصل کئے جاتے تھے۔ اور ان پر خاصا زرِ مبادلہ خرچ آتا تھا۔ مسٹر بگتی نے اپنے صوبے کی حکومتی پالیسی کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان ہمیشہ صنعت کاری کی حوصلہ افزائی کرتا رہے گا۔ آپ نے اس امید کا اظہار کیا کہ صنعت کار ان تمام آسانیوں سے جو حب انڈسٹریل اسٹیٹ میں دی جا رہی ہیں پورا پورا فائدہ اٹھائے گا وہاں پر ہر قسم کی راہنمائی اور مدد فراہم کی جائے گی۔ اپنے خطاب کے آغاز میں آپ نے معیار کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی اور کہا کہ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ پاکستان میں چیزوں کا معیار تھوڑی ہی دیر میں گرنا شروع ہو جاتا ہے۔ آپ نے سوے پاک کے انتظامات کی تعریف کی اور کہا کہ صحت کے اصولوں کو پوری طرح مدِ نظر رکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ وزیرِ اعلیٰ صاحب اس بات پر بڑا اعتماد تھے کہ شاہین فاؤنڈیشن چونکہ ائر فورس سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے وہ مسائل کو آسانی سے حل کر لے گی اور معیار کو قائم رکھے گی۔ وزیرِ اعلیٰ صاحب نے یہ بھی کہا کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایسے محلول میں سے بعض اوقات کیڑے برآمد ہو جاتے ہیں جو کہ نہایت خطرناک بات ہے جو دوائیں جان بچانے کے لئے استعمال کی جاتی ہوں ان کو نہایت احتیاط سے تیار کیا جانا چاہیئے۔ دوائیں بنانے والے کارخانوں کو تو اس طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آپ نے شاہین فاؤنڈیشن کی تعریف کی اور شکر گذاری کے جذبات کا اظہار کیا کہ یہ فاؤنڈیشن ہر بات میں معیار کا خیال رکھتی ہے اور امید ہے اسکے ذریعے سوے پاک کا منصوبہ بہت کامیاب رہیگا۔

عرب چوٹی کانفرنس

مشرقی یوروپ میں جو تبدیلیاں آ رہی ہیں ان کے پیشِ نظر بعض سیاسی رہنماؤں کا خیال ہے کہ عراق کے خلاف مغربی مہم کو تقویت مل رہی ہے اور اسی طرح ان تبدیلیوں کا فائدہ اسرائیل کو پہنچ رہا ہے۔ یہی وہ بات ہے جس نے عرب ممالک کو اس بات پر مجبور کیا ہے کہ وہ ایک فوری اجلاس بلا کر ان امور پر غور کریں۔ لیکن شام اور عراق کے آپس میں بہتر تعلقات کی عدم موجودگی میں شام اس اجلاس میں شامل نہیں ہو رہا۔ اس اجلاس کیلئے بنیادی طور پر فلسطینی ریاست کے چیئرمین یاسر عرفات نے دعوت دی تھی۔ خاص طور پر روس سے فلسطینی علاقوں میں لائے جانے والے یہودیوں کے آنے پر احتجاج کرنے کیلئے۔ اس موقع پر ان فلسطینیوں کے احتجاجی مظاہروں کی تائید کی جائے گی جو مقبوضہ مغربی کنارے اور غازہ پٹی میں رہائش پذیر ہیں۔ ان مظاہرین کے احتجاج نے اب ایک نیا رخ اختیار کر لیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اسرائیلی فوجیوں نے فلسطینیوں کا قتلِ عام شروع کر دیا ہے۔

شام اور عراق کے گزشتہ بیس سال سے تعلقات خراب ہیں۔ اسی لئے شام نے عراقی ساحل پر کسی بھی اجلاس میں شریک نہ ہونے کا اعلان کیا ہے۔ اگرچہ شام کے بغیر عرب کانفرنس کو پوری طرح چوٹی کانفرنس نہیں کہا جا سکے گا اور کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ جس طرح بھی ہو شام کو اس بغداد چوٹی کانفرنس میں شریک کیا جائے کیونکہ اس موقعے پر عرب اقوام کی حفاظت کا مسئلہ درپیش ہو گا۔ شام کی موجودگی اس بات کی دلیل ہو گی کہ سارے عرب ممالک اکٹھے ہیں۔ اور ان کے مطالبے ساری عرب قوم کے مطالبے سمجھے جائیں۔ اور اس وجہ سے یوروپی اقوام مشرقِ وسطیٰ کو غیر سنجیدگی سے نہیں چھوڑ سکتیں جہاں تک عرب ممالک کی سیاست کا تعلق ہے شام کو ایک خاص پوزیشن حاصل ہے وہ اسرائیل کے قریب تر ہے اور دونوں کا ایک دوسرے سے آمنا سامنا بھی ہے۔ اسی طرح لبنان میں بھی اس کی فوجیں موجود ہیں اور وہاں وہ کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ خاص طور پر یرغمالیوں کی رہائی کے سلسلے میں۔

الجیریا کے وزیر خارجہ نے بیروت کے ایک اخبار کو بتایا کہ یہ چوٹی کانفرنس شام کے بغیر بالکل بے معنی ہو کر رہ جائے گی اور سوائے ناکامی کے اس سے اور کچھ حاصل نہ ہو سکے گا۔ جہاں تک شام کے انکار کا تعلق ہے۔ اس کے باعث اجلاس کا التوا کسی طرح بھی جواز ثابت نہیں کر سکتا۔ یہ رائے عراق کے نائب وزیر اعظم کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اجلاس اس لئے نہیں بلایا جا رہا ہے کہ ایک دوسرے کے جھگڑوں کو نمٹایا جائے اور آپس کے تعلقات کو استوار کیا جائے۔ یہ چوٹی کانفرنس ہے اور وہ خطرات جو عرب اقوام کو درپیش ہیں ان سے نمٹنا اس کا کام ہے۔

امریکی یرغمالی

ایران کے صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی نے گذشتہ روز کہا کہ جو مغربی طاقتیں ان یرغمالیوں کی رہائی پر نظر لگائے ہوئے ہیں جو لبنان میں زیرِ حراست ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ ایران کے خیر سگالی جذبات کا خیر سگالی ہی کے جذبات سے جواب دیں۔ ایران نے حال ہی میں امریکہ کے دو یرغمالیوں کی رہائی میں بھرپور حصّہ لیا ہے۔ تہران ریڈیو نے بتایا ہے کہ مسٹر رفسنجانی نے یہ بات اسوقت کہی جب وہ اقوام متحدہ میں ایران کے نمائندے کمال خرازی سے گفتگو کر رہے تھے ایران کی حالیہ مثبت کوششوں کے نتیجے میں دو امریکن یرغمالیوں کو رہا کروانے کے بعد دنیا یہ سوچ رہی ہے اور مغربی ممالک

باقی صٓ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

التقویٰ

اس وقت فروری ۱۹۹۰ء کا شمارہ ۵ ہمارے سامنے ہے۔ چونکہ فروری حضرت فضلِ عمر کی پیشگوئی کا مہینہ ہے اس لئے سرورق پر حضرت فضلِ عمر کی شبیہ مبارک دی گئی ہے اور اسی سرورق کے اندرونی صفحے پر حضور کے متعلق بعض اہم امور بیان کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ التقویٰ کے ہر پرچے میں ہوتا ہے قرآنِ مجید کے متعلق بعض باتیں وضاحت کے طور پر بیان کی گئی ہیں اور اسی طرح بعض احادیث بھی پیش کی گئی ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریروں کے اقتباس ہیں اور حضرت فضلِ عمر سے متعلق پیشگوئی کا وہ حصہ جس میں رحمت اور فضل کے نشان کا ذکر ہے، کا بیان کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں جس طرح حضور نے جماعت کی تنظیم کی اور تحریکِ جدید اور مجلسِ شوریٰ اور ذیلی تنظیمیں بنائیں۔ ان کے علاوہ بعض دیگر باتیں بھی اس میں پیش کی گئی ہیں۔ اسرائیل کے سلسلے میں حضور کے اس مضمون کا ذکر کیا گیا ہے جو الکفر ملۃ واحدۃ کے نام سے لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر شائع ہو چکا ہے۔ جب حضور ۱۹۲۴ء میں انگلستان تشریف لے گئے۔ اس وقت جو بزرگ حضرات آپ کے ساتھ تھے حضور کی ان کے ساتھ ایک گروپ فوٹو شاملِ اشاعت ہے۔ استاد منیر الحصنی الحسینی اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتا رہے کی ایک نظم بھی شاملِ اشاعت ہے۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی کتاب "مذہب کے نام پر خون" کے ایک حصے کا عربی ترجمہ دیا گیا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) پر جب ۱۹۵۴ء میں کسی نے ربوہ کی بیت المبارک میں حملہ کیا تھا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور کی صحت کے لئے استاد صالح نجم الدین اللبنانی نے ایک نظم کہی تھی۔ یہ نظم بھی شاملِ اشاعت ہے۔ حضرت صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایک عرصہ تک امریکہ میں سلسلہ کے مربی انچارج رہے تھے۔ آپ کا ایک مکتوب جو آپ نے مسٹر جی۔ ڈبلیو۔ براؤن کے نام لکھا تھا وہ بھی شاملِ اشاعت ہے۔ پاکستان کے بعض تکلیف دہ حالات کا بھی ذکر اس شمارے میں موجود ہے۔ اسی طرح کبابیر کے مکرم موسیٰ النائف صاحب کا ایک اہم خط شاملِ اشاعت کیا گیا ہے۔ "اخبار العالم" کے عنوان سے دنیا کے اہم حصوں کی خبروں کے لئے ایک صفحہ مختص کیا گیا ہے۔ ٹائیٹل کے تیسرے صفحے پر حضرت امام جماعت احمدیہ کی ایک تربیتی کلاس میں بنفسِ نفیس شرکت کی دو تصویریں پیش کی گئی ہیں اور ٹائیٹل کے چوتھے صفحے پر حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دو اقتباس شامل کئے گئے ہیں۔ اس پرچے کے مدیر صفدر حسین عباسی ہیں۔ اور اس کے رئیس التحریر طاہر عبدالعزیز۔ انگلستان میں

ISLAMABAD
SHEEPHATCH LANE
TILFORD SURREY
GU 10 2 AQ

سے یہ پرچہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(ن۔س)

آپ کا خط ملا

مکرم اخوند فیاض احمد صاحب تحریر کرتے ہیں:

الفضل ۲۸ مارچ اور الفضل ۵ مئی ۱۹۹۰ء میں خاکسار کے دو مضامین رسالہ خالد اور رسالہ انصار اللہ کی گذشتہ اشاعتوں سے ماخوذ آپ نے شائع فرمائے ہیں۔ ۲۸ مارچ کے الفضل میں حضرت ماموں جان سید میر محمد اسماعیل صاحب کے بارہ میں جو مضمون شائع ہوا اُس میں تو رسالہ خالد کا حوالہ دیا گیا تھا۔ مگر ۵ مئی کے الفضل میں جو مضمون برادرم محترم سید میر داؤد احمد صاحب کے بارہ میں شائع ہوا ہے، اُس کے اوپر "رسالہ انصار اللہ نومبر ۱۹۷۳ء" کا حوالہ نہیں دیا گیا۔ اگرچہ یہ حوالہ درج ہوتا تو قارئین پوری طرح سمجھ جاتے کہ مضمون کی تاریخ تحریر سیدنا امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے منصب امامت پر فائز ہونے سے پہلے کی ہے۔ کیونکہ مضمون میں (صفحہ ۴، کالم ۴، پیرا ۴) حضور کا نام صرف "میاں طاہر احمد صاحب" درج ہے جو آج کے لحاظ سے خاکسار کے نزدیک ضروری تھا (اور کیا ہی باعث سعادت ہوتا) کہ اس پیارے نام سے پہلے بریکٹ میں "سیدنا حضرت" اور نام کے بعد بریکٹ میں "حال امام جماعت احمدیہ الرابع" کے الفاظ بڑھا دیئے جاتے۔

الفضل کی حالیہ اشاعتوں میں آپ نے اردو کے ذریعہ تعلیم بنانے کے متعلق بعض احباب کی رائے شائع فرماتے ہوئے دوسرے دوستوں کو بھی اس موضوع پر لکھنے کی دعوت دی ہے۔ خاکسار اس ضمن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ اب اردو دنیا کی ممتاز ترین زبانوں میں شامل ہو چکی ہے۔ بلکہ میں یہاں تک کہوں گا کہ تاریخ انسانیت میں عربی کے بعد اُردو ہی سب سے زیادہ اہم زبان بن چکی ہے۔ اور آئندہ ماہرین زباندان اور دنیا کے تمام سنجیدہ طالبعلموں کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ وقت اس دعویٰ کی سچائی پر گواہ ثابت ہوگا۔

اگر اردو زبان میں یہ صلاحیت ہے کہ یہ نہ صرف نظم و نثر میں لطیف ترین انسانی جذبات، واردات اور امنگوں کو بااحسن ادا کر سکتی ہے۔ بلکہ اعلیٰ ترین لٹریچر معاشرتی، تمدنی، اخلاقی اور روحانی میدانوں میں اردو میں موجود ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ مناسب کوشش اور توجہ کے نتیجہ میں تمام مروّجہ علوم کی تدریسی کتب کو اردو میں ڈھالا نہیں جا سکتا کام کی لگن چاہیے اور صحیح لائحہ عمل بنا کر اس کام کو مکمل کرنا چاہیے۔

متحدہ ہندوستان میں "عثمانیہ یونیورسٹی" نے اس میدان میں یقیناً قابل تعریف کام کیا تھا۔ پھر مولانا عبدالحق صاحب مرحوم کی نگرانی میں "انجمن ترقی اردو" پاکستان میں بھی کام کرتی رہی۔ ان کے پیدا کئے ہوئے لٹریچر اور سرمایہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔

ایک کٹھن اور بہت محنت طلب مسئلہ سائنسی اصطلاحات (SCIENTIFIC TERMS) کا مسئلہ ہے۔ اس موضوع پر خاکسار نے اُن ایام میں (یعنی پاکستان کے ابتدائی ایام میں) جبکہ خاکسار بی ایس سی کا طالبعلم تھا، ایک مضمون ہفت روزہ "نوائے وقت" یا قندیل میں بھیجا تھا۔ جو اس رسالہ میں شائع ہو گیا تھا۔ خاکسار نے اس مضمون میں تجویز کیا تھا کہ تمام سائنسی اصطلاحات عربی سے وضع کی جائیں۔ اس تجویز کی تائید میں بہت سے دلائل پیش کئے تھے جن میں سے بعض یہ ہیں

ا۔ موجودہ ترقی یافتہ سائنس کی تمام تر بنیاد اُس لٹریچر اور اس ریسرچ پر ہے جو ازمنۂ وسطیٰ میں مسلمانوں کے ذریعہ وجود میں آئے۔ جہاں تک ممکن ہو، دنیا کی لائبریریوں سے مسلمانوں کے پیدا کردہ اُس لٹریچر کو تلاش کیا جائے اور اُن اصطلاحات کی فہرست بنائی جائے جو انہوں نے وضع کی تھیں۔ اس طرح موجودہ سائنس کا براہ راست تعلق اسی بنیاد سے نظر آئے گا۔ جس بنیاد پر حقیقت میں موجودہ سائنس کھڑی ہے مگر وہ بنیاد آنکھوں سے اوجھل کر دی گئی ہے۔ اپنی بنیاد یا اپنی جڑ کے ساتھ تعلق ظاہر ہو جانے کے بعد یقیناً سائنٹفک ریسرچ کو ترقی کیلئے ایک نئی تحریک نصیب ہوگی اور نئی نئی راہیں مزید تحقیق کی کھلیں گی۔

ب۔ عربی زبان جامع ترین زبان ہے۔ وسیع ترین معانی اور مختصر ترین الفاظ بلکہ حروف اور زیر و زبر کے ذریعہ ادا کرنے کی صلاحیت عربی میں ہے۔ اس لئے پیچیدہ سے پیچیدہ اور دقیق سے دقیق مضامین کے ساتھ تعلق رکھنے والی اصطلاحات عربی سے ضرور مل جائیں گی۔

ج۔ ہم روزمرہ کی زندگی میں کافی عربی الفاظ بولنے اور سننے کے عادی ہیں۔ اس لئے عربی اصطلاحات کا ہماری درسی کتب میں آجانا ابتدا میں بھی غیر مانوس بات نہیں لگے گی۔ البتہ یہ کام مرحلہ وار ہونا چاہیے۔ پہلے سکول کی تعلیم کی حد تک، پھر کالج اور یونیورسٹی اور پوسٹ گریجویٹ کی حد تک۔

د۔ اگر پاکستان میں عربی اصطلاحات وضع کر کے اور اُن کی ڈکشنری بنا کر (بلکہ پاکستان میں بھی جو بورڈ یا کمیٹی اس مقصد کے لئے بنائی جائے، اُس میں دوست عرب اور مسلم ممالک کے سکالرز کو یا شامل کیا جائے اور یا اُن سے قریبی رابطہ رکھ کر اُن کے مشوروں سے استفادہ کیا جائے) دوسرے مسلم آبادیوں والے ممالک کو پیشکش کی جائے اور کوشش کی جائے کہ تمام مسلم آبادی والے ممالک ان عربی اصطلاحات

باقی صـ۷ـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالصمد رفیق

سوویت یونین میں اسلامی تنظیمیں

سوویت یونین رقبے کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ اس کا کُل رقبہ دنیا کے کل رقبے کا تقریباً بلیس فیصد ہے۔ اور آبادی کے لحاظ سے روس دنیا کا تیسرا بڑا ملک ہے۔ یعنی چین اور ہندوستان کے بعد تیسرے نمبر پر سوویت یونین ہی ہے۔ اس وسیع و عریض ملک کا بہت بڑا حصہ برف پوش وادیوں پر مشتمل ہے۔

حال ہی میں اسلام آباد میں سوویت یونین کے سفارتخانے کی طرف سے اسلامی تنظیموں کے بارے میں ایک رپورٹ شائع کی گئی ہے۔ اس رپورٹ میں اِن اسلامی تنظیموں کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی گئی ہیں جن کے مطابق سوویت یونین میں مسلمان زیادہ تر وسطی ایشیائی ریاستوں ازبکستان، تاجکستان ترکمنستان اور کرگزیا میں آباد ہیں۔ اس کے علاوہ شمالی کاکیشیا، قزافستان، ٹرانس کاکیشیا اور رُوسی فیڈریشن کے علاقے تاتاریا اور باشکریا وغیرہ جیسے علاقوں میں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی اکثریت آباد ہے۔ ان کی اکثریت سُنی العقیدہ ہے۔ البتہ آذربائیجان میں شیعہ اکثریت میں ہیں۔ سوویت یونین میں اگرچہ مذہبی اعتبار سے مردم شماری نہیں کی جاتی تاہم بعض اسلامی تنظیموں کے مطابق مسلمانوں کی تعداد چار سے پانچ کروڑ کے لگ بھگ ہے اور مجموعی طور پر وہاں ۱۲۰۰ مساجد ہیں۔ جو کہ انکی آبادی کے اعتبار سے بہت کم ہیں۔

رپورٹ کے مطابق اسلامی تنظیموں کی سرگرمیوں اور مسلمانوں کی مذہبی زندگی کو پانچ مسلم بورڈ کنٹرول کرتے ہیں۔ ہر بورڈ ایک مخصوص علاقے میں فعالیت دکھاتا ہے۔ یہ بورڈ تاشقند، آلما آٹا، مخاچکا اور باکو میں قائم ہیں۔ یورپی روس اور سائبیریا کے علاقوں سے متعلق مسلم بورڈ بشکریا کے شہر یوفا (UFA) (اسے اوفا بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ تاہم صحیح تلفظ معلوم نہیں) اِن بورڈوں کے سربراہ مفتی کہلاتے ہیں۔ جنہیں مسلمان منتخب کرتے ہیں۔

جبکہ ٹرانس کاکیشیا کے مُسلم بورڈ کا سربراہ شیخ الاسلام کہلاتا ہے۔ ممتاز علماء اور قاضی اِن مُسلم بورڈوں کی روزانہ کی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں۔ اِن بورڈوں کے اصول و ضوابط اور اختیارات کو مسلم تنظیموں کی نمائندہ کانگریس وضع کرتی ہے جو کہ مسلم معاشرے کا اعلیٰ مذہبی ادارہ ہے۔ یہ مسلم بورڈ مذہبی مسائل کو قرآنِ کریم کے احکامات کے مطابق حل کرتے ہیں اور ان مسائل کو قاضی کونسل میں زیرِ بحث لایا جاتا ہے۔ مُسلم علماء کی تعلیم و تربیت بھی اِن مُسلم بورڈوں کے اختیارات میں شامل ہے۔ یہ بورڈ اسلامی اداروں کی دیکھ بھال اور اُن سے متعلق کارکنوں کی تنخواہوں اور پینشن کی ادائیگی کا انتظام بھی کرتے ہیں۔ یہ بورڈ قرآنِ کریم، صحیح بخاری صحیح ترمذی اور دوسری اسلامی کتب کی اشاعت کا انتظام بھی کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر یورپی روس اور سائبیریا سے متعلق مسلم بورڈ نے ۱۹۸۹ء میں قرآن کریم کے پچاس ہزار نسخے شائع کئے تھے۔ اس کے علاوہ تاشقند اور بخارا کے اسلامی مراکز اور مدرسوں کیلئے اسلامی فقہ اور درسی کتب بھی ان بورڈوں کی طرف سے شائع کی جاتی ہیں۔ وسطی ایشیا کا مسلم بورڈ "مشرقی روس کے مسلمان" نامی ایک ماہنامہ بھی شائع کرتا ہے۔ اس کی پچاس ہزار کاپیاں ازبک زبان اور پانچ غیر مُلکی زبانوں انگریزی، فرانسیسی، عربی، دری اور فارسی میں بھی شائع کی جاتی ہیں اس کے خریدار ۸۰ ممالک میں موجود ہیں۔

یہ مسلم بورڈ ۱۹۹۰ء کے موسمِ خزاں میں امام ترمذی کے ۱۲۰۰ ویں یومِ پیدائش کے موقع پر صحیح ترمذی اور صحیح بخاری کی اشاعت کا پروگرام بنا رہے ہیں اس موقع پر ایسے پروگرام بھی ترتیب دیئے جا رہے ہیں جن میں دنیا بھر کے ممتاز علماء کو شرکت کی دعوت دی جا رہی ہے۔

روسی سفارتخانے کی اس رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان مسلم بورڈوں کے بین الاقوامی تعلقات کے علیحدہ علیحدہ شعبے قائم ہیں جو کہ ساٹھ ممالک میں قائم مختلف اسلامی مراکز اور تنظیموں کے ساتھ رابطے قائم کرتے ہیں۔ یہ مراکز سعودی عرب، ایران اور عراق کے مقدس مقامات کی زیارت اور حج کے انتظامات بھی کرتے ہیں۔ سوویت مسلم تنظیمیں وفود اور کتب کے تبادلے کے انتظامات بھی کرتی ہیں۔ اسلامی دنیا میں منعقد ہونے والے مختلف بین الاقوامی سیمیناروں اور علاقائی کانفرنسوں میں بھی روسی مسلمانوں کے نمائندے شرکت کرتے ہیں۔ روسی مسلمان رابطہ عالم اسلامی اور موتمر عالم اسلامی جیسی تنظیموں کی سرگرمیوں میں بھی فعال حصہ لیتے ہیں۔ گویا گزشتہ چند برسوں سے سوویت مسلمان تنظیمیں سوویت یونین میں مسلمانوں اور اسلام کی حالت کے بارے میں غیر ممالک کو اہم معلومات فراہم کرنے کا ذریعہ بن رہی ہیں۔ اس سلسلے میں اُن کی کوششوں کی ایک مثال یہ ہے کہ ۱۹۸۹ء میں ان مسلم تنظیموں نے روس میں اسلام سے متعلق شائع ہونے والی کتب کی مصر، شام، الجزائر، ایران، عراق ترکی اور ہندوستان میں نمائش کا انتظام بھی کیا تھا۔

رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ گزشتہ چند سالوں کے دوران یہ مسلم تنظیمیں بین الاقوامی سطح پر قیامِ امن میں بھی فعال کردار ادا کر رہی ہیں۔ اس مقصد کے لئے وہ غیر ممالک کے ساتھ دوستی اور ثقافتی تعلقات کیلئے قائم سرکاری انجمنوں کو بھی استعمال کرتی ہیں جن میں سوویت امن کمیٹی اور سوویت افرو ایشیائی اتحاد کمیٹی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ بعض سرکردہ روسی مسلمان رہنما ان کمیٹیوں کے باقاعدہ رُکن بھی ہیں۔

درحقیقت سوویت یونین میں صدر گورباچوف کے برسرِ اقتدار آنے کے بعد اور سوویت یونین کی افغانستان پالیسی کی ناکامی کے نتیجہ کے طور پر جو تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں اور اصلاحات کا جو سلسلہ پیرسٹرائیکا PERESTROICA اور گلاس نوسٹ GLASNOST کے نام سے شروع ہوا اُس نے نہ صرف روس اور مشرقی یورپ کے سیاسی اور اقتصادی ڈھانچے میں بنیادی تبدیلیاں کر دی ہیں بلکہ پوری عالمی سیاست کی بساط ہی الٹ گئی ہے۔ یہ ایک بہت بڑا انقلاب ہے جس نے سوویت شکنجے میں جکڑے ہوئے مشرقی یورپی ممالک کو آزاد کر دیا ہے اور دیوار برلن کے مشرق کی جانب جو فولادی پردہ (IRON CURTAIN) حائل تھا اُس میں شگاف ہی نہیں پڑا بلکہ اُس کا مکمل انہدام ہو چکا ہے اور مشرقی بلاک (وارسا پیکٹ) اور مغربی بلاک (نیٹو) اور غیر جانبدار ممالک کا بلاک وغیرہ جیسی عالمی تقسیم کا تقریباً خاتمہ ہو گیا ہے۔ اب سوویت یونین کو خدا تعالیٰ نے اُسی طرح تبلیغ اسلام کیلئے کھول دیا ہے جس طرح مغربی ممالک کو مذہبی آزادی کے نتیجے میں تبلیغ اسلام کیلئے کھول رکھا ہے۔ چنانچہ اس رپورٹ کے مطابق سوویت یونین میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کی وجہ سے مذہبی زندگی میں زیادہ فعالیت پیدا ہو گئی ہے اور مساجد سمیت مذہبی عبادت گاہوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ ان حالات سے مسلم تنظیمیں اور مراکز بھی زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں مسلم تنظیمیں ایک ہفت روزہ شائع کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہیں۔ جس میں سوویت مسلمانوں کی مذہبی زندگی سے متعلق وسیع معلومات فراہم کی جائیں گی نیز اس ذریعہ سے وہ دوسرے ممالک میں آباد مسلمانوں سے اور اسلامی مراکز کے ساتھ رابطہ پیدا کریں گی۔

- ○ پانی ابال کر استعمال کریں۔
- ○ بیماریوں کی بڑی وجہ ناقص خوراک اور گندہ پانی ہے۔
- ○ گلے سڑے پھل اور باسی کھانوں سے پرہیز ضروری ہے۔
- ○ لیموں، نمک اور پانی زیادہ استعمال کیجیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلیم احمد۔ لاہور

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی دو کیمپسز پر مشتمل ہے جو کہ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور اور یونیورسٹی کالج آف انجینئرنگ ٹیکسلا کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ یونیورسٹی کا لاہور کیمپس مشہور و معروف شالامار باغ اور پاکستان ریلوے ورکشاپس مغلپورہ سے چند قدموں کے فاصلے پر واہگہ کی طرف جانے والی جی۔ ٹی۔ روڈ پر چھٹے کلو میٹر پر واقع ہے۔

اگرچہ اس ادارے کا کردار بطور یونیورسٹی ۱۹۶۱ء میں ابھر کر سامنے آیا۔ تاہم انجینئرنگ سائنسز سکھانے کے ایک ممتاز ادارے کی حیثیت سے اس کی ایک لمبی تاریخ ہے۔ اس نے اپنے کیریئر کا آغاز ۱۹۲۱ء میں مغلپورہ ٹیکنیکل کالج کے طور پر کیا۔ اسے یہ نام پرانے لاہور کی ایک مشہور نواحی بستی کے نام پر دیا گیا۔ جو کہ عظیم مغلوں کی تعمیراتی میراث سے اٹی پڑی تھی۔ جس میں عظیم الشان شالامار باغ بھی شامل ہے۔ اس کے یونیورسٹی بننے سے پہلے کا ایک زیادہ مشہور نام میکلیگن انجینئرنگ کالج تھا۔ جو اسے ۱۹۲۳ء میں دیا گیا جب سر ایڈورڈ میکلیگن جو اس وقت کے گورنر پنجاب تھے، نے اس عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا جو اب "مین بلاک" کہلاتی ہے اور اس کی شوکت آج بھی چھ سے زائد دہائیاں گذرنے کے باوجود بھی قائم ہے۔ اس وقت یہ ادارہ صرف الیکٹریکل اور میکینیکل انجینئرنگ کے کورسز پیش کرتا تھا۔

۱۹۳۲ء اس ادارے کی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب انجینئرنگ میں بیچلرز کی ڈگری جاری کرنے کے لئے اس کا الحاق پنجاب یونیورسٹی سے ہوا۔ طلوعِ آزادی کے وقت ۱۹۴۷ء میں اس کی سول، الیکٹریکل اور میکینکل انجینئرنگ میں بیچلرز کی ڈگری ایک مسلمہ حیثیت رکھتی تھی اور اس کے معیار کو سارے برٹش انڈیا میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ ۱۹۵۴ء میں یہاں پر ملک میں اپنی طرز کا پہلا مائننگ انجینئرنگ کا کورس جاری کیا گیا۔ تاہم بڑے پیمانے پر اس کی توسیع و ترقی ۱۹۶۱ء سے شروع ہوئی جب اسے یونیورسٹی کا درجہ دیا گیا۔ اس کے سامنے کئی ایک مقاصد تھے لیکن پہلی فوقیت ان شعبہ جات کو دی گئی جو کہ قومی ترقی کے لئے اشد ضروری تھے اور ملک کے کسی دوسرے ادارے میں میسّر نہ تھے۔ لہٰذا ۶۰ کے عشرے میں کیمیکل انجینئرنگ، پٹرولیم اور گیس انجینئرنگ میٹلرجیکل انجینئرنگ، آرکیٹکچر اور سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ میں بیچلرز کی ڈگری کا اجراء کیا گیا۔ بعد ازاں یونیورسٹی نے اپنے وسائل اور توانائیاں پوسٹ گریجویٹ پروگرام پر مرکوز کر دیں۔ ۷۰ کے عشرے تک انجینئرنگ کے شعبوں میں مختلف سپیشلائزیشنز میں بیس سے زائد ماسٹرز ڈگری کورسز شروع ہو چکے تھے۔ اسی طرح کئی ایک شعبہ جات میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لئے بھی پروگرام شروع کئے جا چکے ہیں۔

اس وقت یونیورسٹی طالبعلموں کے لئے جو کورسز پیش کرتی ہے ان کی تفصیل اس طرح ہے۔

بیچلرز ڈگری کورسز

(۱۹۹۰ء کے داخلے کا میرٹ بھی سامنے دیا گیا ہے۔)

۱- بی۔ آرچ (آرکیٹکچر) [۷۴.۰۹٪]
۲- کیمیکل انجینئرنگ [۷۴.۶۳۶٪]
۳- سول انجینئرنگ [۷۶.۳۶۳٪]
۴- سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ [۷۳.۱۸۱٪]
۵- الیکٹریکل انجینئرنگ (پاور) [۷۸.۷۲۷٪]
۶- الیکٹریکل انجینئرنگ (الیکٹرانکس اینڈ کمیونیکیشن) [۷۸.۷۲۷٪]
۷- میٹلرجیکل انجینئرنگ [۷۳.۷۲۷٪]
۸- مکینیکل انجینئرنگ [۷۴.۹۰۹٪]
۹- مائننگ انجینئرنگ [۷۳.۲۷۲٪]
۱۰- پٹرولیم اینڈ گیس انجینئرنگ [۷۴.۶۳۶٪]

ماسٹرز ڈگری کورسز

۱- ایم۔ آرچ (آرکیٹکچر)
۲- کیمیکل انجینئرنگ
۳- سول انجینئرنگ سوائل میکینکس اینڈ فاؤنڈیشن انجینئرنگ میں سپیشلائزیشن کے ساتھ۔
۴- سول انجینئرنگ سٹرکچرل انجینئرنگ میں سپیشلائزیشن کے ساتھ۔
۵- سول انجینئرنگ ہائیڈرالکس اینڈ اریگیشن انجینئرنگ میں سپیشلائزیشن کے ساتھ۔
۶- الیکٹریکل انجینئرنگ پاور انجینئرنگ میں سپیشلائزیشن۔
۷- الیکٹریکل انجینئرنگ الیکٹرانکس انجینئرنگ میں سپیشلائزیشن۔
۸- الیکٹریکل انجینئرنگ کمپیوٹر انجینئرنگ میں سپیشلائزیشن
۹- الیکٹریکل انجینئرنگ کمپیوٹر سسٹمز انجینئرنگ میں سپیشلائزیشن۔
۱۰- مکینیکل انجینئرنگ پروڈکشن انجینئرنگ میں سپیشلائزیشن۔
۱۱- مکینیکل انجینئرنگ پاور انجینئرنگ میں سپیشلائزیشن۔
۱۲- مکینیکل انجینئرنگ ڈیزائن انجینئرنگ میں سپیشلائزیشن۔
۱۳- میٹلرجیکل انجینئرنگ
۱۴- مائننگ انجینئرنگ
۱۵- پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۱۶- سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ
۱۷- اپلائیڈ کیمسٹری (ماسٹرز)
۱۸- اپلائیڈ کیمسٹری (ایم۔ فل)

ڈاکٹریٹ ڈگری کورسز

۱- سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ
۲- کیمیکل انجینئرنگ
۳- سول انجینئرنگ
۴- کیمسٹری
۵- الیکٹریکل انجینئرنگ
۶- میٹلرجیکل انجینئرنگ
۷- مائننگ انجینئرنگ
۸- پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

۷۰ کی دہائی میں طالب علموں کے قدرتی اضافے کے عمل کے ساتھ ہی ایک اور اضافی کیمپس بنانے کا پلان بنایا گیا۔ جس کے نتیجے میں ۱۹۷۵ء میں یونیورسٹی کالج آف انجینئرنگ کا قیام عمل میں آیا۔ جس نے تین سال تک ساہیوال میں کرائے کی ایک عمارت میں کام کیا اور ۱۹۷۸ء میں اپنے موجودہ کیمپس میں منتقل ہو گیا۔ اس کالج میں طالبعلموں کی تعداد ۱۱۵۰ ہے اور یہاں پر الیکٹریکل مکینیکل اور سول انجینئرنگ میں بیچلرز کی ڈگری دی جاتی ہے۔ ۱۹۸۳ء میں یہاں پر الیکٹریکل اور میکینیکل انجینئرنگ میں پارٹ ٹائم پوسٹ گریجویٹ کورسز بھی شروع کر دیئے گئے ہیں۔

انجینئرنگ اور متعلقہ شعبوں میں تحقیق کی اعلیٰ روایات قائم کرنا یونیورسٹی کا سب سے بڑا مقصد ہے جسے دیکھتے ہوئے یونیورسٹی نے ایک ڈائریکٹوریٹ آف ریسرچ، ایکسٹینشن اینڈ ایڈوائزری سروسز قائم کیا ہے جو کہ تحقیقی سرگرمیوں کی تنظیم و ترقی کے لئے کوششیں کرتا ہے۔

اس وقت یونیورسٹی میں ۲۹۱ اساتذہ علم کو آگے پہنچانے کے فریضہ کو ادا کر رہے ہیں۔ جن میں سے ۹۲ اساتذہ دنیا کی مشہور و معروف یونیورسٹیوں سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔ یونیورسٹی کے آغاز سے اب تک طلباء کی تعداد میں کثیر اضافہ ہو چکا ہے۔ ۱۹۶۱ء میں یہ تعداد صرف ۷۴۴ تھی جو کہ اب ۷۰۰۰ تک پہنچ چکی ہے جن میں سے ۴۰۰ سے زائد طلباء پوسٹ گریجویٹ کلاسز میں پڑھ رہے ہیں۔ طالبات جن کی تعداد ہمیشہ اضافہ کی طرف مائل رہی ہے اس وقت ۲۵۰ ہے۔ بیرونی ممالک مثلاً ایران، اردن، سوڈان، کویت، ملائشیا، کینیا، نیپال، سعودی عرب وغیرہ کے طلباء کی تعداد ۳۰۰ سے زائد ہے جو یونیورسٹی کو ایک کاسموپولیٹن کردار عطا کرتے ہیں۔ یونیورسٹی اپنے دو کیمپسز کا انتظام چلانے کے علاوہ درج ذیل تعلیمی اداروں کے تعلیمی پروگرام اور امتحانات کو بھی کنٹرول کرتی ہے۔ جو کہ بیچلر کی ڈگری کے اجراء کے لئے اس سے الحاق شدہ ہیں۔

۱- نیشنل کالج آف ٹیکسٹائل انجینئرنگ فیصل آباد۔
۲- ملٹری کالج آف سگنلز راولپنڈی
۳- ای اینڈ ایم۔ ای۔ کالج راولپنڈی
۴- ملٹری کالج آف انجینئرنگ رسالپور
۵- گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی لاہور
۶- گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ملتان
۷- گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی رسول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

سے اس بات کا خاموش مطالبہ کر رہی ہے کہ وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے باقی یرغمالیوں کی رہائی کا کیوں باعث نہیں بنتے۔ مسٹر خرازوی نے کہا کہ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر ایران نے رابرٹ پال ہل اور فرینک ریڈ کو لبنان سے رہا کروایا ہے۔ واشنگٹن نے ایران اور شام کا شکریہ ادا کیا ہے۔ لیکن جہاں تک امریکہ کے صدر جارج بش کا تعلق ہے وہ اصرار کے ساتھ یہ بات کہہ رہے ہیں کہ یرغمالیوں کی رہائی کے لئے امریکہ کسی کو کسی قسم کی رعایات دینے کیلئے تیار نہیں ہے۔ اسی بات کے پیش نظر ایران نے واشنگٹن کو اس بات کا مورد الزام ٹھہرایا ہے کہ وہ حالات کو بہتر بنانے کے لئے تو کوئی کوشش نہیں کر رہے البتہ یرغمالیوں کی تکلیف سے سیاسی فائدے اٹھانا چاہتے ہیں۔ مغربی ممالک کے جن لوگوں کو لبنان نے یرغمالی بنایا ہوا ہے ان میں سے چھ افراد امریکی ہیں اور اکثریت ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو ایران نواز ہیں اور ان کا جیسا کہ ایران کا بھی مطالبہ ہے کہ سینکڑوں لبنانی اور فلسطینی جو اسرائیلی جیلوں میں ہیں ان کی رہائی کا انتظام کیا جانا چاہیئے۔ ایران اپنے چار باشندوں کی واپسی کا بھی مطالبہ کر رہا ہے۔ جنہیں لبنان میں ۱۹۸۲ء میں عیسائی ملیشیا نے یرغمال بنایا تھا۔

یوگوسلاویہ کے کمیونسٹ

یوگوسلاویہ نے جو کہ لمبے عرصے سے کمیونزم کا گڑھ تھا اب اپنے آپ کو انتشار سے بچانے کیلئے اور تجدیدیت کے عنصر کو شامل کرنے کے لئے اپنے رہنماؤں کو گذشتہ کانگریس کے دوران الگ کر دیا ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد سے یہی واحد پارٹی تھی جو یوگوسلاویہ پر حکمران رہی اور سارے علاقے میں ہر دوسرے گروہ سے زیادہ مؤثر ثابت ہوئی لیکن اب جبکہ جنوری میں دیگر علاقوں میں سیاسی اصلاحات ہونی شروع ہوئی ہیں۔ یوگوسلاویہ بھی اس سے بہت زیادہ متاثر ہوا ہے۔ سلوانیہ (SLOVENIA) اور کروشیا (CROATIA) میں اپریل کے مہینے میں جو انتخابات ہوئے تھے ان میں کمیونسٹ پارٹی کو نہایت بری طرح شکست اٹھانا پڑی تھی دراصل یہ وہی کچھ تھا جو مشرقی یورپ کے دیگر ممالک میں ہو رہا ہے۔ گذشتہ روز جو کمیونسٹوں کا اجلاس ہوا اس میں دونوں ریاستوں کے اکثر کمیونسٹوں نے انتخاب میں حصہ لینے سے انکار کر دیا سلووین اور کروشیا کے کمیونسٹ آپس میں یوگوسلاویہ کی پارٹی سے الگ ہو گئے ہیں اور ان کا غصہ یہ ہے کہ اصلاحات کی رفتار بہت کم ہے اور ان کی آزادی پر قدغن لگائی جا رہی ہے

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

آبادیوں والے ممالک ان عربی اصطلاحات کو اپنے اپنے ملک میں رائج کریں، تو پھر مسلم ممالک کے آپس میں طلباء اور اساتذہ کے تبادلہ اور علمی مسائل اور ریسرچ میں تعاون کی بہت سی نئی راہیں کھل جائیں گی۔ کیا عجب کہ یہ امر ایک بار پھر مسلم ممالک کی یونیورسٹیوں کے لئے دنیا میں وہ مقام و مرتبہ حاصل کر لینے کی راہ ہموار کر دے جو مقام و مرتبہ کبھی بغداد اور سپین کے تعلیم گاہوں اور یونیورسٹیوں کو حاصل تھا۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ نیز آپ نے الفضل میں "احساس کمتری" کے بارہ میں بھی بعض احباب کے خیالات شائع کر کے اس موضوع پر اظہار خیال کی دعوت دی ہے۔ خاکسار اس موضوع پر ایک الگ مضمون ارسال خدمت کر رہا ہے۔ اگر مفید پائیں تو شائع فرما دیں۔

مکرم عبدالمالک صاحب لاہور سے لکھتے ہیں:

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو قوم و ملک کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ چند روز قبل ایک مضمون بعنوان "ویزا" شائع ہوا جس کی بیحد ضرورت تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو، آپ کے رفقاء کو لمبی صحت والی کام کرنے والی زندگی دے اور خدمت کی مقبول توفیق عطا فرمائے۔ چند سطور انگلستان جانے والے احباب کی اطلاع کے لئے تحریر خدمت ہیں تاکہ علم میں اضافہ کا موجب ہو سکے۔

اگر آپ ایک دفعہ انگلستان ہو آئے ہیں تو اب ویزا لگوانے کے لئے آپ کو اسلام آباد ایمبیسی میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ مندرجہ ذیل کاغذات تیار کروالیں۔

۱۔ ویزا فارم پُر کر لیں اگر ایک فارم ہو اور ضرورت زائد کی ہو تو فوٹو کاپی کروالیں وہ بھی قابل قبول ہے۔

۲۔ اگر سنگل ویزا حاصل کرنا ہو تو مبلغ -/۴۶۷ روپیہ کا بنک ڈرافٹ بنام "برٹش ہائی کمشن اسلام آباد" بنوا کر فارم کے ساتھ لگا دیں۔ ڈرافٹ خواہ کسی بھی بنک کا بنا ہوا ہو۔

۳۔ دو عدد پاسپورٹ سائز فوٹو فارم کے ساتھ منسلک کر دیں۔

۴۔ اپنا پاسپورٹ ہمراہ دے دیں۔

یہ تمام کاغذات کسی بھی ٹریول ایجنٹ کو دے دیں یا براہ راست برٹش ائیرویز کے دفتر واقع ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹیز ہوٹل ایجرٹن روڈ لاہور میں جمع کروا کر رسید حاصل کر لیں۔ وہ آپ کو ۳/۴ روز کے بعد پاسپورٹ مع ویزا دے دیں گے جو چھ ماہ کا ہوگا۔

اگر ویزا ڈبل انٹری کا لگوانا ہو تو اس کی فیس مبلغ -/۱۱۱۰ روپیہ ہے جو کہ بنک ڈرافٹ کی شکل میں ساتھ لگانی ہے اور باقی کاغذات جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ساتھ جائیں گے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ لندن جا کر کسی اور ملک میں جا کر واپس لندن آ سکتے ہیں۔

اگر ویزا ملٹی پل (MULTIPLE) درکار ہے تو اس کی فیس مبلغ -/۱۶۲۸ روپیہ ہے وہ بھی بنک ڈرافٹ بنوا کر ہی ساتھ مندرجہ بالا کاغذات کے جائے گی جو ۲۴ ماہ کے لئے ویزا ہوگا۔ اس عرصہ میں جتنی دفعہ دل چاہے آپ آجا سکتے ہیں۔

صلاحیت کی دو قسم ہوتی ہے۔ ایک تو یہ کہ انسان تکالیف شاقہ اٹھا کر نیکیوں کا بوجھ اٹھاتا ہے نیکیاں کرتا ہے لیکن ان کے کرنے میں اسے تکلیف اور بوجھ معلوم ہوتا ہے اور اندر نفس کی کشاکش موجود ہوتی ہے اور جب وہ نفس کی مخالفت کرتا ہے تو سخت تکلیف محسوس ہوتی ہے لیکن جب وہ اعمال صالحہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے ...... اس وقت وہ تکالیف شاقہ اور محنتیں جو خود نیکیوں کے لئے برداشت کرتا ہے اٹھ جاتی ہیں اور طبعی طور پر وہ صلاحیت کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے اور وہ تکالیف تکالیف نہیں رہتی ہیں اور نیکیوں کو ایک ذوق اور لذت سے کرتا ہے اور ان دونوں میں یہی فرق ہوتا ہے کہ پہلا نیکی کرتا ہے۔ مگر تکلیف اور تکلف سے اور دوسرا ذوق اور لذت سے۔ وہ نیکی اس کی غذا ہو جاتی ہے جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۵۲)

صحرا صحرا اپنی خطائیں
دریا دریا اس کی عطائیں

فخر تکبّر آپ کو زیبا
ہم عاجز ہیں عجز دکھائیں

پاپ کی گٹھڑی سر پہ اٹھائیں
توبہ کرتے سامنے جائیں

اس کی رحمت بے اندازہ
دامن اپنا ہم پھیلائیں

گرتے پڑتے واں تک جائیں
دستک دے کر در کھلوائیں

گریہ زاری سجدہ ریزی
بات اپنی اس تک پہنچائیں

اُن کے دِل کی سرد ہوائیں
کر کے اُلفت ہم گرمائیں

تحفے دے کر ہمدردی کے
بسمل رُوٹھے یار منائیں

فضل الرحمٰن بسمل

حبوبِ مُفیدِ اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ــ -/۱۵ روپے
۶۰ گرام ــ -/۴۵ روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز پرتگال کے ممبران پارلیمنٹ کے ساتھ۔ دائیں سے تیسرے مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب مربی سلسلہ ہیں۔

مجلس نابینا ربوہ کا اجلاس

۳۱ مئی ۱۹۹۰ء کو ۵ بجے شام دار الضیافت میں مجلس نابینا ربوہ کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس کی صدارت مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید نائب ناظر ضیافت نے فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مہمانِ خصوصی مکرم ڈاکٹر کرنل مسعود الحسن نوری صاحب نے جو میڈیکل سروسز آرگنائزیشن کے صدر بھی ہیں اپنے مختصر خطاب میں مجلس نابینا کے قیام کو سراہا اور تنظیم کے اغراض و مقاصد بتائے۔ نیز صد سالہ جشنِ تشکر کی خوشی میں میڈیکل سروسز آرگنائزیشن کی طرف سے نابینا حضرات کو جن کی تعداد ۲۲ تھی سفید چھڑیاں اور تعلیمی اغراض کے لئے ۵۰ کیسٹس بھی عنایت فرمائیں۔ بعدہ مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی (فضلِ عمر ہسپتال) اور مکرم کیپٹن سعدی صاحب نائب ناظر امور عامہ نے خطاب کرتے ہوئے اپنے اپنے شعبہ جات کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ آخر میں چائے وغیرہ سے شرکاء کی تواضع کی گئی اور دعا کے ساتھ ۶ بجے یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ اس اجلاس میں ۲۲ نابینا حضرات اور ان کے علاوہ ۲۰ دیگر احباب نے شرکت فرمائی۔

پروفیسر خلیل احمد۔ صدر مجلس نابینا ربوہ

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند

حکیم عبد الحمید اعوان کا ماہانہ پروگرام

● ۵-۶-۷ تاریخ کو مشہور دواخانہ نزد ٹیبر ٹیکس اقصیٰ چوک ربوہ ● ۱۵-۱۶ کو مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ ● ۱۹ سے ۲۳ تاریخ تک مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی ● ۲۵ سے ۲۷ تاریخ تک مشہور دواخانہ حضوری باغ روڈ ملتان۔

باقی دنوں میں مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے

مینجر مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) گوجرانوالہ

آپ کی خدمت

ہمارا نصب العین

رحمن بیکرز ربوہ

فون نمبر ۳۳۰

احباب کی خدمت میں عمدہ مٹھائیوں کے بعد اب پیش کرتے ہیں، صبح کا ناشتہ حلوہ پوری۔ چنے، عمدہ رس ملائی اور عنقریب بہترین آئسکریم۔

خبریں

ملکی خبریں

○ بھارت نے سندھ کے ساتھ ساتھ اپنے سرحدی دیہات خالی کرانے شروع کر دیئے ہیں۔ فوجی نقل و حرکت کو خفیہ رکھنے کے لئے سندھ کے ساتھ سرحد کا ۳۲ میل کا علاقہ غیر ملکیوں کے لئے ممنوع قرار دے دیا گیا۔

○ وزیرِ اعظم بے نظیر بھٹو اور جنرل مرزا اسلم بیگ کی ایک خصوصی ملاقات میں سندھ کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔

○ کراچی میں دو افراد گولیاں لگنے سے زخمی ہو گئے کورنگی میں رات بھر فائرنگ ہوتی رہی۔

○ پنجاب کے وزیرِ اعلیٰ نواز شریف نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کی قیادت غیر محتاط رویے سے سندھ میں نفرت بھڑکا رہی ہے۔ پیپلز پارٹی نے پہلے بھی فسادات کروائے ہیں۔

○ وفاقی حکومت نے بینکوں کے قوانین میں ایسی ترامیم کی منظوری دے دی ہے جس کے نتیجہ میں قرضوں کا ناجائز استعمال کرنے والوں کی جائیداد قرق کی جا سکے گی

○ پنجاب میں فوری طور پر سرکاری اور نجی ٹرانسپورٹ کے کرائے بڑھا دیئے گئے ہیں۔

○ وادیٔ لیپا میں بھارتی فوج نے ۱۶ کشمیری مہاجرین کو شہید کر دیا۔ آزاد کشمیر کے سرحدی دیہات عرصہ چار ماہ سے مسلسل فائرنگ کی زد میں ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ دنیا بھر میں ماحولیات کا دن منایا گیا اس موقع پر روس کے صدر گورباچوف اور امریکہ کے صدر مسٹر بش نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ وہ ماحول کی حفاظت کے لئے عالمی تعاون کو فروغ دیں گے۔ یہ بیان دونوں سربراہوں کی بات چیت کے بعد جاری کیا گیا ہے۔

○ فرانس میں برطانوی سیاحوں کی ایک بس حادثے کا شکار ہو گئی جس سے ۱۱ افراد ہلاک اور ۱۶ زخمی ہو گئے۔

○ اتر پردیش کے وزیرِ اعلیٰ ملائم سنگھ نے کہا ہے کہ جب تک بابری مسجد کا تنازعہ عدالت میں ہے وہ کسی صورت میں بھی یہاں مندر تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

○ سرینگر میں کشمیری حریت پسندوں نے بم مار کر دو بھارتی فوجی افسر ہلاک کر دیئے ہیں۔ بھارتی فوجیوں نے علاقے کی ناکہ بندی کر لی اور گھر گھر تلاشی لے کر چھاپے مارے اور فائرنگ سے ۲ افراد کو ہلاک کر دیا۔

پتہ

سرزمین قادیان کا اوّلین

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

• گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴ • ربوہ فون ۹۰۶ • ملتان فون ۳۱۰۲۶ • قلعہ کالروالہ • کراچی

معیاری، پائیدار اور دیدہ زیب فرنیچر بنوانے کے لئے ایک ہی نام

ووڈ ورلڈ

ریلوے روڈ۔ ربوہ

آپ کی اپنی دکان

دفتری، گھریلو فرنیچر اور کچن کیبنٹ جدید ڈیزائنوں میں آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں

ڈائمنڈ فوم۔ بے مثال آسائش۔ گارنٹی شدہ۔ پائیدار

بااختیار ڈیلر: حسّان فوم سنٹر

ریلوے روڈ، ربوہ

اپنا ناقص گدا / صوفہ سیٹس دے کر ڈائمنڈ کا نیا سپریم نمبر 1 کوالٹی فوم کا گدا / صوفہ سیٹس زبردست رعائتی قیمت پر حاصل کریں۔

ڈائمنڈ کے گدے، تکیے، گاؤ تکیے، گدیاں اور سیٹس گارنٹی کے ساتھ ہر وقت دستیاب ہیں۔